کی نظر سے طرزی۔ جنہوں نے میرے نام ایک خط بذریعہ ڈاک ارسال کیا۔ یہ خط اپنے مختصر مگر پر مغز مفہوم کی بنا پر دو روز تک افسران جیل کے مباحث کا مرکز بنا رہا اور بالآخر تیسرے روز جیل کے ڈاکٹر انچارج بنگالی سرجن "کیپٹن سی۔ این رائے" خود لے کر میرے پاس آیا۔ طبیعت کا حال پوچھا۔ دیکھا بھالا اور یہ کہنے کے بعد آپ کا علاج بہتر طریق پر ہوگا، بے فکر رہیں۔" خط میرے ہاتھ میں تھما دیا جس پر مرقوم تھا۔

"عزیزی! السلام علیکم۔

دم نہ کھاؤ۔ دمہ ہوگا۔

فقط افضل حق

یہ خط کچھ عرصہ تک میرے پاس رہا۔ پھر امتداد زمانہ سے کہیں اوپر نیچے ہوگیا اور دستیاب نہ ہو سکا۔ اس خط نے میرے ولولوں کو نئی زندگی بخشی۔"

"دم نہ کھاؤ دمہ ہوگا" قومی محاذ پر کام کرنے والے مخلص کارکنان اور ملک کی سرحدوں کے محافظ سپاہیوں کے لئے" مفکر احرار" کا یہ مقولہ ایک "شاندار ماٹو" کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے اندر ایک وسیع مفہوم پوشیدہ ہے اور مرحوم کی تصانیف اور خطبات اس قسم کے مختصر، سادہ اور وسیع المطالب مقولوں سے پر ہیں۔"

ع خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ایک عبرت آموز واقعہ

کہروڑ پکا ضلع ملتان میں واقع ہے۔ یہاں علماء دین نے جہالت کے اندھیروں، شرک و بدعت کی ضلالتوں اور رسوم و رواج کی قباحتوں کے خاتمہ کے لئے زبردست محنت کی ہے۔ خصوصاً حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور مجلس احرار اسلام کے دیگر اکابر نے نصف صدی تک یہاں توحید و ختم نبوت کی صدائے حق بلند کی اور یہ علاقہ مجاہدین احرار کے رجزیہ ترانوں سے گونجتا رہا۔ یہاں دین اسلام کی مسلسل تبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کے عقائد اور اعمال و اخلاق کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کے قلب و ذہن میں انگریز کے خلاف بغاوت اور اس کے خود کاشتہ پودے "مرزائیت" کے احتساب کا جذبہ اور شعور بیدار کرنا صرف اکابر احرار کا ہی حصہ ہے۔

۱۷ مئی ۱۹۶۶ء کا ذکر ہے۔ میں اپنے کسی کام کہروڑ پکا گیا تو صابر میڈیکل سٹور پر مڈل سکول "دھنوٹ" کے استاد ماسٹر طالب حسین صاحب حال ساکن بستی پکہ تحصیل لودھراں سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے مرزائی چیتھڑے روزنامہ "الفضل" کی بابت اپنا ایک عبرت آموز واقعہ بیان کیا۔ میں نے ان کی زبانی واقعہ سن کر فوراً قلمبند کر لیا اور ان کے دستخط کے ساتھ اسے محفوظ کر لیا۔ مرزائی چیتھڑے "الفضل" کے دجل و تلبیس اور خدع و

فریب کے اس مذموم کاروبار سے عامتہ المسلمین کو خبردار کرنے اور مرزائیوں کے دھوکے سے بچانے کی غرض سے جناب ظا۔۔۔ حسین صاحب کا بیان من وعن پیش خدمت ہے۔

"۱۹۶۴ء میں بندہ مڈل سکول دھنوٹ میں تعینات تھا۔ وہاں اتفاق سے ایک مرزائی پٹواری غلام حسین نامی بھی رہا کرتا تھا۔ اس کا لڑکا مدرسہ میں زیر تعلیم تھا اور وہ اپنے ہمراہ اکثر اوقات الفضل لایا کرتا تھا۔ میں نے دو چار بار الفضل دیکھا۔ تو اس میں بیرونی ممالک کی تبلیغی سرگرمیوں کی خبر کی غرض سے اسے دیکھنے کا اشتیاق ترقی پانے لگا۔ ایک شب کو میں اسے مطالعہ کرتے ہوئے سرہانے رکھ کر لیٹ گیا۔ نصف شب کے قریب انتہائی درجہ کی عفونت سے میری نیند کھل گئی۔ ہرچند ادھر ادھر دیکھا، بستر کا جائزہ لیا۔ کوئی چیز دیکھنے میں نہ آئی۔ جونہی بستر کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے میں نے الفضل کو ہاتھ میں لیا۔ تو عفونت سے دماغ پھٹنے لگا۔ میں نے اسے دور پھینکا تو گندگی کی بو کم ہونی شروع ہو گئی لیکن اس کے تاثرات صبح تک دماغ پر قائم رہے۔ اس کے بعد میں نے اس گندگی کے پلندے کو ایک نظر دیکھنے سے بھی ہمیشہ کیلئے توبہ کرلی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے باطل کی طرف مائل ہونے سے بچالیا۔"

زیرِ تعمیر مسجد و مدرسہ

جامعہ نقشبندیہ تبلیغ الاسلام

لکا قلعہ تحصیل ننکانہ، ضلع شیخوپورہ،

زیرسرپرستی : حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ : خانقاہ سراجیہ کندیاں

مسجد کی تعمیر شروع ہے نقد و سامانِ تعمیر دونوں صورتوں میں بھرپور تعاون فرمائیں!

ترسیل زر کے لئے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا نورالدین صاحب! خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

منتظم و متولی حضرت مولانا قاری محمد اقبال ساجد، خلیفہ مجاز حضرت مولانا نورالدین مدظلہ العالی۔ اکاؤنٹ نمبر ۱۶۶۸ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کھڈا موڑ برانچ ؛